

مواظظ

عارف اللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم
محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کنڈخانہ مظہری

گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶



سلسلہ

مواعظِ حسنہ نمبر- ۵۴

توبہ کے آنسو

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم
محمد اختر صاحب دست برکاتہم

کلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶

گنج خان مرطری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات و تالیفات مُرشدنا و مولانا
مُحی الدین حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم
اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پُھولپوری رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں۔
احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

صفحہ	عنوان
۴	ضروری تفصیل.....
۶	توبہ قبول ہونے کی پہلی شرط.....
۷	قبول توبہ کی دوسری شرط.....
۸	قبول توبہ کی تیسری شرط.....
۹	قبول توبہ کی چوتھی شرط.....
۱۱	وسوسہ شکست توبہ قبول توبہ میں مانع نہیں.....
۱۱	توبہ کی سلطنت اور نفس و شیطان کی اپوزیشن.....
۱۳	توبہ کی تین قسمیں.....
۱۴	عوام کی توبہ.....
۱۴	خواص کی توبہ.....
۱۵	اعلیٰ درجہ یعنی اخص الخواص کی توبہ.....
۱۷	توبہ کے آنسو کی اقسام.....
۱۷	(۱) مصنوعی گریہ.....
۱۸	(۲) موسلا دھارا بر کے مانند رونے والی آنکھیں.....
۲۰	(۳) مکھی کے سر کے برابر آنسو کی فضیلت.....
۲۲	(۴) تنہائی میں زمین پر گرنے والے آنسو.....
۲۳	(۵) گنہگاروں کی آواز گریہ کی محبوبیت.....
۲۵	اللہ کے پیاروں میں پیارا بننے کا طریقہ.....
۲۷	انین غیر اختیاری اور انین اختیاری.....
۳۳	کینسر کا سبب.....
۳۴	روحانی بیماریاں ایکسرے میں نہیں آ سکتیں.....
۳۵	بے روزگاری کا علاج.....

﴿ ضروری تفصیل ﴾

نام وعظ:	توبہ کے آنسو
نام واعظ:	عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا و مولانا شاہ محمد اختر صاحب
تاریخ:	دام ظلّٰہم علینا الیٰ مائة وعشرین سنة ۱۵ / محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱ / اپریل ۲۰۰۰ء بروز جمعہ
وقت:	ایک بجے دوپہر
مقام:	مسجد اشرف واقع خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال-۲ کراچی
موضوع:	توبہ کے آنسوؤں کی فضیلت اور توبہ کرنے والوں کی محبوبیت
مرتب:	یکے از خدام حضرت والامہ ظلہم العالی
کمپوزنگ:	سید عظیم الحق حقی
تعداد:	۱۔ جے ۶۷ / ۳ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر- ۱ ۶۶۸۹۳۰۰ اشاعت اوّل: محرم الحرام ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۰
ناشر:	گتہ خانہ مظہری گلشن اقبال-۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

توبہ کے آنسو

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ حَبِيبُ اللَّهِ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِينَ الْمُذْنِبِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ

مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِينَ

اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کا طریقہ اور معافی مانگ کر اللہ

کا پیارا بننے کا طریقہ اور آخرت میں اپنی مغفرت حاصل کرنے کا

طریقہ یہ میرا آج کا موضوع ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے، ان سے

محبت کرتا ہے اور محبت کرتا رہے گا جب تک وہ توبہ کرتے

رہیں گے اور توبہ کے قبول ہونے کی چار شرطیں ہیں۔

توبہ قبول ہونے کی پہلی شرط

(۱) گناہ سے الگ ہو جائے۔ گناہ کرتے ہوئے کہنا کہ توبہ توبہ توبہ تو توبہ تو ایسی توبہ قبول نہیں کیونکہ حالت گناہ میں نزول غضب ہو رہا ہے اور توبہ نزول رحمت کا ذریعہ ہے اور غضب کے ساتھ رحمت جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ رحمت اور غضب میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔ بعض لوگ بڑے بڑے وظیفے پڑھتے ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑتے۔ میرے مرشد شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ وظیفوں سے رحمت کا ٹرک آ گیا اور گناہوں سے غضب کا ٹرک آ گیا، اب دونوں ایک دوسرے کو سائیڈ نہیں دیتے لہذا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ دو حالت نافرمانی میں زیادہ دیر تک رہنا اچھا نہیں ہے، اللہ کے غضب میں رہنا اچھا نہیں ہے اور عقل کے خلاف بھی ہے جس سے آدمی کوئی چیز لینا چاہتا ہے پہلے اس کو خوش کرتا ہے پھر خوش کر کے اس کی عطا و مہربانی و بخشش لیتا ہے، پہلے اپنی بخشش کراتا ہے پھر بخشش مانگتا ہے کہ اب بخشش لائیے کیونکہ ہم نے آپ سے بخشش مانگ لی مغفرت مانگ لی، خطاؤں کی معافی مانگ لی۔ جس مالک سے سب امیدیں لگائے بیٹھے ہیں اس کو ناراض کرنا کہاں کی عقلمندی ہے جبکہ مر کے اسی کے پاس جانا ہے اور یہ خبر نہیں کہ کب جانا ہے۔

نہ جانے بلا لے پیا کس گھڑی

تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

اگر اچانک موت آگئی تو کس حالت میں جاؤ گے اور اگر موت

نہ بھی آئے تو خود یہی کیا کم موت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مولیٰ

کی ناراضگی میں جی رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں جینا کوئی جینا

ہے، یہ زندگی نہیں ہے شرمندگی ہے۔ زندگی تو نام ہے بندگی کا۔

زندگی پر بہار ہوتی ہے

جب خدا پر نثار ہوتی ہے

یہ میرا ہی شعر ہے جو آپ سے خطاب کر رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ

گناہ سے تو کسی کو مفر نہیں ہے کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

کہ تم سب کے سب خطا کار ہو كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ ہر انسان خطا کار ہے

سوائے انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ مستثنیٰ ہیں لیکن خَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

بہترین خطا کار وہ ہیں جو معافی مانگ لیتے ہیں، توبہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں

سے محبت کرتا ہے اور محبت کرتا رہے گا جب تک کہ وہ توبہ کرتے رہیں گے۔

قبول توبہ کی دوسری شرط

(۲) اور توبہ کے قبول ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ دل میں

ندامت بھی ہو اَنْ يُنْدَمَ عَلَیْهَا گناہ پر ندامت کا ہونا علامت قبول ہے۔

ابلیس کو آج تک ندامت نہیں ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کشف بزرگ نے کہا کہ ابلیس نے جو کہا تھا اَنْظُرْنِي کہ مجھے مہلت دیجئے قیامت تک اپنے بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے لیکن اگر یہ ظالم اَنْظُرْنِي کے بجائے اَنْظُرْ اِلَيَّ کہہ دیتا کہ ایک نظر رحمت مجھ پر ڈال دیجئے تو یہ بخش دیا جاتا۔ تو ندامت علامت قبول ہے۔ توبہ کی دوسری شرط ہے کہ نادم ہو جاؤ، شرمندہ ہو جاؤ کہ ہم نے اچھا کام نہیں کیا۔

قبول توبہ کی تیسری شرط

(۳) تیسری شرط ہے اَنْ يَعْزِمَ عَزْمًا جَازِمًا اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا پکا ارادہ کرو کہ اب کبھی اللہ کو ناراض نہیں کرنا ہے اور گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم یعنی پکا ارادہ کرو لیکن شکستِ توبہ کا وسوسہ آئے تو وسوسہ مانع قبول نہیں بلکہ تکمیل قبول کا ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ اپنے دست و بازو پر بھروسہ نہیں کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

میرے یہ بازو بارہا خود میرے آزمائے ہوئے ہیں، اپنی آنکھوں سے بارہا میں نے اپنے ارادوں کی شکست کو دیکھا ہے جس کو اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ جگر کے استاد نے کیا خوب کہا ہے

تیری ہزار برتری تیری ہزار رفعتیں
میری ہر اک شکست میں میرے ہر اک قصور میں

قبول توبہ کی چوتھی شرط

(۴) چوتھی شرط یہ ہے کہ کسی کا حق مارا ہو تو اس کا حق ادا کرو، کسی کا مال لیا ہو تو مال واپس کر دو۔ مال واپس کر کے کہو کہ ہم نے جو مال لیا جس سے آپ کو غم پہنچا اور اتنے دن تک ہم نے مال واپس نہیں کیا تو آپ ہم کو معاف کر دیجئے اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ لو کہ اتنے روز تک آپ کے بندہ کی گھڑی ہم نے رکھی ہوئی تھی اور واپس کرنے میں سستی کاہلی کی اور آپ کے بندہ کو تشویش میں رکھا اس لئے آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ یہاں بندہ کا بھی حق ہے، مولیٰ کا بھی حق ہے اس لئے بندہ سے بھی معافی مانگو اور پھر مولیٰ سے بھی معافی مانگو کہ میں نے آپ کے بندوں کو کیوں ستایا۔ جیسے اگر کسی کے بیٹے کو ستایا ہے تو بیٹے ہی سے معافی مانگنا کافی نہیں ابّا سے بھی معافی مانگو کیونکہ بیٹے کو ستانے سے باپ کو جو غم پہنچا ہے تو باپ سے بھی معافی مانگنا ضروری ہے۔ ایسے ہی بندوں کو ستانے والوں کو چاہئے کہ خالی بندوں سے معافی مت مانگو، بندوں کے ربّا سے بھی معافی مانگو۔ ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے پیارے ہوتے ہیں کہ وہ معاف بھی کر دیں لیکن اللہ معاف نہیں

کرتا اور انتقام لیتا ہے۔ دیکھ لو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے ابا جان حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو آپ اللہ تعالیٰ سے معافی دلا دیجئے۔ ہم کو شک ہے کہ قیامت کے دن کہیں ہماری پکڑ نہ ہو جائے لہذا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا تھا وحی الہی سے معافی دلوادی۔ جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اے یعقوب علیہ السلام آپ کی فریاد اللہ نے سن لی اور آپ کے ان بیٹوں کو جنہوں نے بھائی یوسف کو کنویں میں ڈالا تھا آج اللہ نے ان کو معاف کر دیا مگر یہ دُعا پڑھئے۔ پہلے جبریل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے، ان کے پیچھے یعقوب علیہ السلام ان کے پیچھے یوسف علیہ السلام، ان کے پیچھے سب بھائی۔ یہ ترتیب تھی پھر یہ دُعا پڑھی؛

﴿يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ اغْنِنَا يَا

مُعِينَ الْمُؤْمِنِينَ اَعِنَّا يَا مُجِبَّ التَّوَابِينَ تُبْ عَلَيْنَا﴾

اے ایمان والوں کی امید ہماری امید کو منقطع نہ کیجئے، اے فریاد خواہوں کے فریاد رس ہماری فریاد سن لے، اے ایمان والوں کی مدد کرنے والے ہماری مدد فرما، اے توبہ کرنے والوں سے محبت کرنے والے ہماری توبہ کو قبول فرما۔

تفسیر روح المعانی میں یہ مضمون موجود ہے۔ دلیل پیش کر دیتا

ہوں تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو کہ پتہ نہیں کہاں سے پیش کر رہے ہیں۔
تو یہ چار شرطیں ہیں۔ ان چار شرطوں کے بعد توبہ قبول ہے اور
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ کی محبوبیت کا نزول ہے یعنی بندہ جب
یہ چاروں شرطیں پوری کرے گا اسی وقت محبوب ہو جائے گا۔

وسوسہ شکستِ توبہ قبولِ توبہ میں مانع نہیں

یاد رکھو کہ ان شرائط کے بعد وسوسہ شکستِ توبہ مانع قبولِ
توبہ نہیں ہے ذریعہ قبولِ توبہ ہے کہ میرا بندہ توبہ تو کر رہا ہے
مگر اپنے اوپر بھروسہ نہیں کر رہا ہے، شکستِ توبہ کا اندیشہ کر رہا ہے،
مجھ سے اِيَّاكَ نَعْبُدُ کا وعدہ تو کر رہا ہے لیکن وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
بھی لگائے ہوئے ہے کہ میری عبادت آپ کی استعانت کی محتاج
ہے اور توبہ بھی عبادت ہے تو میری توبہ بھی آپ کی استعانت
کی محتاج ہے۔ آپ ہی نے سورہ فاتحہ میں سکھایا اِيَّاكَ نَعْبُدُ
ہم تو آپ ہی کی غلامی کرتے ہیں۔

توبہ کی سلطنت اور نفس و شیطان کی اپوزیشن

مگر ہم شیطان و نفس کے گھیراؤ میں بھی ہیں، ہماری اپوزیشن
بھی بہت ہے اس لئے ہماری توبہ کی سلطنت آپ ہی کے کرم سے
قائم رہے گی۔ ورنہ ڈر ہے کہ اپوزیشن کہیں قبضہ نہ کر لے جیسے یہاں

بھی جو دنیوی سلطنت پا جاتے ہیں وہ کسی بڑی سلطنت سے رابطہ رکھتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے تو مائی باپ بچانا۔ ایسے ہی بندہ جو اللہ والا ہے وہ توبہ تو کرتا ہے مگر شکستِ توبہ سے بھی ڈرتا ہے اور اللہ کی استعانت کا سہارا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ اگرچہ میری سلطنت کی اپوزیشن بڑی ہے مگر آپ سے بڑھ کر کون بڑا ہو سکتا ہے لہذا میں توبہ کر کے تحتِ تقویٰ پر تو بیٹھ گیا اور مجھے شانِ محبوبیت کی سلطنت مل گئی کہ میں آپ کا پیارا بن گیا مگر آپ کا پیار قائم و دائم رہے اس کے لئے آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ **وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** میری اپوزیشن یعنی نفس و شیطان کے مقابلے میں میرا خیال رکھنا، میری مدد کرنا۔

بتاؤ ہر دفعہ مضمون بدل جاتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ اسی آیت پر کتنی دفعہ بیان کر چکا ہوں لیکن یہ مضمون کا بدل جانا اور نئی نئی ڈش اور نئے نئے جام و مینا عطا ہونا یہی دلیل ہے اور یہی بشارت ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جس کا مجھے استحقاق نہیں ہے، میں خود کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا مگر بزرگوں کی دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عطا فرما دیتا ہے۔ بتاؤ آج نیا عنوان ہے یا نہیں؟ دیکھو میں آج خاص اصطلاحات استعمال کر رہا ہوں کہ ہر چھوٹی سلطنت بڑی سلطنت سے مدد مانگتی ہے کہ اگر کوئی بُرا وقت آئے اور ہماری اپوزیشن بہت زیادہ سر اُٹھائے تو ہمارا خیال رکھنا۔ اسی طرح

بندہ بھی اپنی محبوبیت کی سلطنت، توبہ کی سلطنت، تقویٰ کی سلطنت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتا ہے کہ میرے خلاف دو دو اپوزیشن لگے ہیں یعنی نفس اور شیطان لہذا آپ بڑے وقت میں میرا خیال رکھنا کیونکہ آپ کی طاقت بہت بڑی طاقت ہے حتیٰ کہ میری اپوزیشن کے کان یعنی نفس و شیطان کے کان آپ کے ہاتھ میں ہیں۔

تو آیت **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ** کی تفسیر قبولِ توبہ کے متعلق حدیث پاک کی تشریح سے ہوئی کہ توبہ چار شرطوں کے ساتھ قبول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے جب تک تفسیر نہ ہو تو آیت سمجھ میں کیسے آئے گی۔ اگر آپ کی حدیث پاک سے تفسیر نہ ہوتی تو توبہ کا سب یہ مطلب سمجھتے کہ توبہ کرلو اور سب کا مال کھینچ لو لیکن حدیث پاک کی شرح سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو اپنا پیار دیتا ہے لیکن چار شرطوں کے ساتھ۔

توبہ کی تین قسمیں

توبہ کی تین قسمیں ہیں۔ جس درجہ کی توبہ ہوگی اسی درجہ کی محبوبیت عطا ہوگی۔ بتائیے آپ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونا چاہتے ہیں یا سیکنڈ ڈویژن میں یا تھرڈ ڈویژن میں۔ تین ڈویژن ہوتے ہیں آج تینوں ڈویژن پیش کر رہا ہوں۔

عوام کی توبہ

پہلے تیسرا ڈویژن پیش کرتا ہوں کہ سب سے معمولی درجہ یعنی پانسنگ نمبر کی توبہ یہ ہے کہ معصیت چھوڑ دو اور فرماں برداری کا راستہ اختیار کرلو۔ جس کا نام **الرُّجُوعُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ إِلَى الطَّاعَةِ** ہے اور اردو میں گنہگار زندگی چھوڑ کر فرماں برداری کی زندگی اختیار کرنا ہے۔

خواص کی توبہ

اور سیکنڈ ڈویژن کی توبہ ہے **الرُّجُوعُ مِنَ الْغَفْلَةِ إِلَى الذِّكْرِ** غفلت کی زندگی چھوڑ کر اللہ کو یاد کرو، معمولات پورے کرو، خالی فرض واجب ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے ضابطہ کا معاملہ نہ کرو۔ اللہ سے رابطہ کا معاملہ کرو، ضابطہ والوں کو ضابطہ ملتا ہے، رابطہ والوں کو رابطہ ملتا ہے، اللہ کو یاد کرو، اذابین بھی پڑھو، کچھ نفلیں بھی پڑھو، کم سے کم شیخ کا جو بتایا ہوا ذکر ہے اس کو کرو۔ اس کا نام سیکنڈ ڈویژن کی توبہ ہے اور عربی میں اس کا نام توبۃ الخواص ہے اور جس کی تشریح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے **الرُّجُوعُ مِنَ الْغَفْلَةِ إِلَى الذِّكْرِ** کے عنوان سے فرمائی کہ غفلت کی زندگی چھوڑ کر ذکر والی زندگی شروع کر دی۔

مدت کے بعد پھر تری یادوں کا سلسلہ

اک جسم ناتواں کو توانائی دے گیا

اگر کچھ دن اللہ کو یاد نہیں کیا تو اب یہ شعر پڑھ کے اللہ کا نام لینا شروع کر دو۔ ذکر کی قضا نہیں ہے، ذکر کی قضا یہی ہے کہ ذکر شروع کر دو، یاد کی قضا یہی ہے کہ یاد الہی میں لگ جاؤ۔

اعلیٰ درجہ یعنی اخص الخواص کی توبہ

اب فرسٹ ڈویژن یعنی اعلیٰ درجہ کی توبہ کیا ہے جس سے اعلیٰ درجے کی محبوبیت ملے گی *الرَّجُوعُ مِنَ الْغَيْبَةِ إِلَى الْحُضُورِ* کہ اپنے دل کو ہر وقت نگرانی میں رکھو، اپنے قلب کی نگرانی کیجئے جس کو انگریزی میں انسپکشن کہتے ہیں۔ آپ اپنے قلب کے انسپکٹر بن جائیے اور ہر وقت قلب کا انسپکشن کیجئے اور انسپکشن کیسے کریں گے؟ بس یہ دیکھیں گے کہ دل میں کہیں غیر اللہ کا انفیکشن تو نہیں ہو رہا ہے، ہمارے قلب میں کوئی نمک حرام تو نہیں آرہا ہے، کہیں بدنظری تو نہیں ہو رہی ہے، کہیں غیر اللہ کی یاد تو دل میں نہیں آرہی ہے، کسی گناہ کا مراقبہ تو دل میں نہیں ہو رہا ہے، فرسٹ ایر کے کسی گناہ کا مراقبہ ففتھ ایر میں تو نہیں کر رہے ہو کہ پچاس سال کے ہو گئے اور بچپن کا مزاج نہ گیا۔ اس پر میرا شعر ہے

ترا بچپن یہ بچپن میں مجھے حیرت ہے اے ناداں
 بڑھاپے میں بھی تیری خوئے طفلانی نہیں جاتی
 بس آپ انسپکشن کیجئے کہ کہیں دل میں غیر اللہ کا انفیکشن تو نہیں
 آرہا ہے، آج آپ سب لوگوں کو میں نے انسپکٹر بنادیا۔ آپ کہیں گے
 کہ انسپکٹر کی تو بہت اچھی تنخواہ ہوتی ہے، ہم لوگوں کی کیا تنخواہ ہوگی؟
 تو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت معمولی تنخواہ ہے؟ توبہ کا فرسٹ ڈویژن یہی
 انسپکشن ہے کہ دل کی نگرانی کرو کہ ہمارا دل کہیں غیر اللہ کی یادوں
 سے سابقہ حرام لذت کی لید دوبارہ سونگھنے کی پلید خاصیت میں تو مبتلا
 نہیں ہو رہا ہے۔ بعض لوگوں کو اپنے پرانے گناہوں کی لید سونگھنے کی
 ایسی عادت ہے کہ وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ اس پلید حالت میں
 کوئی پلید کیسے بایزید ہو سکتا ہے۔ بعض ظالموں کو یہ پتہ ہی نہیں چلتا
 کہ میرے دل میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ اپنے قلب سے اتنے بے خبر
 ہیں کہ ان کے قلب میں عہد ماضی کی فلم چل رہی ہے اور ان کو
 پتہ ہی نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ یہ نفس کے پیچھے آنکھیں بند کر کے
 چلے جا رہے ہیں۔ یہ کیا جانور کی سی زندگی ہے، کہیں اہل اللہ کی
 زندگی ایسی ہوتی ہے۔ جب دل میں غیر اللہ آئے فوراً کھٹک جاف
 نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آجائے

حریم دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

توبہ کی یہ تین قسمیں ہو گئیں۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ آپ عوام کے زمرہ میں رہنا چاہتے ہیں یا خواص میں یا خاص الخواص میں فرسٹ ڈویژن آنا چاہتے ہیں۔

توبہ کے آنسوؤں کی اقسام

(۱) مصنوعی گریہ

توبہ کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم دیا ہے جو اختیاری مضمون نہیں ہے کمپلسری (Compulsory) یعنی لازمی کر دیا کہ اَبْكُوا رَوْءَا کہ تم نے جو حرام مزہ گناہوں سے اڑایا ہے آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعہ تمہاری حرام لذتوں کا مال دوبارہ اللہ کی سرکار میں جمع ہو جائے جس طرح چور چوری کا مال تھانہ میں جمع کر دے اور وعدہ کرے کہ آئندہ چوری نہیں کروں گا تو سرکار اس کو معاف کر دیتی ہے۔ اَبْكُوا امر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَبْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا رَوْءَا لیکن اگر رونا نہ آئے، کبھی دل میں گناہوں کی وجہ سے سختی آ جاتی ہے، یہ گناہ ہمارے دل کی تراوٹ کو چوس لیتے ہیں، دل بے کیف ہو جاتا ہے تو اس وقت کیا تم مایوس ہو جاؤ گے؟ کیا تم ارحم الراحمین کے بندے نہیں ہو، کیا رحمۃ اللعلمین کے اُمتی نہیں ہو۔ ہم ایسے خشک دل والوں

کو بھی جن کے آنسو نہ نکل سکیں محروم نہیں ہونے دیں گے۔ میں رحمۃ للعلمین ہوں، سید الانبیاء ہوں، پیغمبر ہوں، حق تعالیٰ کا ترجمان ہوں، سفیر ہوں ارحم الراحمین کا، ہر پیغمبر اللہ تعالیٰ کا سفیر ہوتا ہے اور سفیر کی زبان اپنے ملک کے سلطان کی ترجمان ہوتی ہے۔ لہذا میرے الفاظ کو، میرے ارشاد کو، میری زبان کو ترجمان سمجھو ارحم الراحمین کا۔ میں رحمۃ للعلمین ہونے کی حیثیت سے ارحم الراحمین کی سفارت کا حق ادا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ میرا کوئی بندہ محروم ہو، جس کے آنسو نہیں نکل رہے ہیں وہ بھی کیوں محروم ہو۔ لہذا گھبراؤ مت، میں رحمۃ للعلمین ہوں اور ارحم الراحمین کی ترجمانی کر رہا ہوں کہ فَإِنْ لَّمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا اگر تمہارے آنسو نہیں نکلتے تو تم رونے والوں کی شکل بنالو، شکل بنانا تو تمہارے اختیار میں ہے، میں تمہارا شمار رونے والوں میں کردوں گا اور مصنوعی گریہ کا حکم دے کر اس کو قبول کرنا یہ کمال رحمت حق ہے اور یہ رونے کی پہلی قسم ہے جو اکثر بیان کرتا ہوں۔

(۲) موسیٰ دھارا بر کے مانند رونے والی آنکھیں

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پارگاہ حق تعالیٰ شانہ میں عرض کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّائَتَيْنِ تَشْفِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوفِ الدَّمُوعِ مِنْ
خَشِيَّتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدَّمُوعُ دَمًا وَّ الْاَضْرَاسُ جَمْرًا

(الجامع الصغير ج ۱ ص ۵۹)

وَفِي رِوَايَةٍ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوفِ الدَّمْعِ

(كَمَا فِي الْمُنَاجَاتِ الْمَقْبُولِ)

اے اللہ مجھے ایسی آنکھیں عطا فرما جو موسلا دھار ابر کی
مانند برسنے والی ہوں، جو خشیت کے آنسوؤں سے دل کو سیراب
کرویں (تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوفِ الدَّمْعِ) یا جو آنسوؤں سے دل
کو شفا دینے والی ہوں (تَشْفِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوفِ الدَّمُوعِ) قبل
اس کے کہ (عذاب دوزخ سے) آنسو خون ہو جائیں اور ڈاڑھیں
انگارے بن جائیں۔ معلوم ہوا کہ ہر آنسو دل کو سیراب نہیں کرتا
صرف وہی آنسو دل کو سیراب کرتے ہیں، دل کی شفا کا ذریعہ ہوتے ہیں
جو اللہ کی خشیت یا محبت سے نکلتے ہیں۔ مولانا روئی فرماتے ہیں:

ورنماند آب آبم ده زعین

ہچو عینین نبی هطائتین

اگر ہمارے آنسو خشک ہو گئے تو آنکھوں کو رونے کے لئے
آنسو عطا فرمائیے کیونکہ آپ کے خوف و خشیت سے رونے والی
آنکھیں مراد نبوت ہیں، مطلوب نبوت ہیں اور یہ آنسو اتنے

قیمتی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ یہ قلب کو سیراب کرنے والے ہیں۔

(۳) مکھی کے سر کے برابر آنسو کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ

كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ يُصِيبُ

شَيْئًا مِنْ حُرٍّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

(ابن ماجہ صفحہ ۳۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۸)

یعنی کسی بندہ مومن کی آنکھوں سے بوجہ خشیت الہی آنسو

نکل آئے خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور اس کے چہرہ پر

تھوڑا سا بھی لگ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر

حرام کر دیتے ہیں۔ لہذا اگر کبھی مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو

نکل آئے تو اس کو پورے چہرہ پر پھیلا لو۔ میں نے بارہا اپنے

شیخ شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ہمیشہ

آنسوؤں کو ہتھیلی سے ملا اور پھر پورے چہرہ اور داڑھی پر

پھیر لیا اور فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ حضرت حکیم الامت تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ کو ہمیشہ ایسے ہی کرتے دیکھا کہ جب اللہ کے خوف

سے یا محبت سے آنسو نکلے تو ہتھیلی سے مل کر ان کو پورے چہرے پر پھیلا لیا کیونکہ روایت میں ہے کہ اللہ کے خوف یا محبت سے نکلے ہوئے آنسو جہاں جہاں لگ جائیں گے دوزخ کی آگ وہاں حرام ہو جائے گی چاہے وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہو تب بھی کام بن جائے گا، مغفرت ہو جائے گی۔ حدیث میں دُمُوعُ کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے دَمْعُ کی جس کے معنی آنسو کے ہیں اور عربی میں جمع تین سے کم کا نہیں ہوتا۔ اس لئے کم سے کم زندگی میں تین آنسو تو رو لو تاکہ اس حدیث پر عمل ہو جائے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ جو آنسو نکلیں وہ کم از کم تین ہوں اگرچہ ان کی مقدار مکھی کے سر کے برابر ہو اور فرماتے ہیں کہ دونوں آنکھوں سے رونا ضروری نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی آنکھ پتھر کی بنی ہو کیونکہ بعض آنکھ ضائع ہو جاتی ہے تو پتھر کی بنوا لیتے ہیں، تو پتھر کی آنکھ سے آنسو کیسے نکلے گا اس لئے فرمایا اَوْ مِنْ أَحَدِهِمَا دیکھو المرقاة شرح مشکوٰۃ یہ عبارت ملا علی قاری کی ہے، حدیث کی نہیں ہے۔ حدیث میں تو دنوں آنکھوں سے رونا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان محدثین کو جنہوں نے مراد نبوت کو سمجھا کہ اگر ایک آنکھ سے بھی رو لو تو بھی کام بن

جائے گا کیونکہ دوسری آنکھ مجبور ہے

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں

رہ گئے جانب آسماں دیکھ کر

جب مجبور ہے تو معذور ہے اور جب معذور ہے تو مأجور

ہے یعنی اجر کی مستحق ہے، اس کو دونوں آنکھوں سے رونے کا

اجر ملے گا۔ یہ رونے کا تیسرا طریقہ ہو گیا۔

(۴) تنہائی میں زمین پر گرنے والے آنسو

اب چوتھا طریقہ سن لو

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

چوتھا طریقہ اللہ کی یاد میں رونے کا کیا ہے؟ تمہارے آنسو

زمین پر گر پڑیں تاکہ یہ زمین قیامت کے دن تمہارے رونے

کی گواہی دے۔ حاکم کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے مرفوعاً مروی ہے:

﴿مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّىٰ

يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾

یعنی جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں

سے آنسو بہہ پڑیں یہاں تک کہ کچھ آنسو زمین پر گر جائیں تو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو عذاب نہ دیں گے۔

اب آپ کہیں گے کہ یہاں تو قالین بچھی ہوئی ہے، زمین کہاں ہے تو سنگ مرمر بھی مٹی کے حکم میں داخل ہے۔ جس چیز سے تیمم ہو سکتا ہے وہ خالق ارض کے یہاں مٹی ہی کے زمرہ میں ہے۔ لہذا فرش پر چلے جاؤ جہاں قالین نہیں ہے یا ہمارے ساتھ سندھ بلوچ چلو ہم آپ کو رونے کے لئے زمین ہی زمین دیں گے مگر یہ نہ سمجھ لینا کہ پلاٹ الاٹ کر دیں گے، صرف زمین دیں گے رونے کے لئے۔ آپ جس کی زمین پر دو رکعت پڑھ کے رو لیں مجھے امید ہے کہ زمین کا مالک آپ کو کچھ نہیں کہے گا بلکہ دوڑ کے آئے گا اور دعا کی درخواست کرے گا کہ ہمیں بھی دعا میں یاد رکھنا مولوی صاحب! تو رونے کی یہ چار قسمیں ہو گئیں۔

(۵) گنہگاروں کی آواز گریہ کی محبوبیت

آج ایک نیا علم عظیم پیش کرتا ہوں جو گریہ و زاری کی پانچویں قسم ہے۔ توبہ کی تینوں قسموں سے اور رونے کی چار قسموں سے آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جائیں گے، حبیب ہو جائیں گے مگر آج ایک علم عظیم اللہ نے عطا فرمایا جس سے آپ صرف محبوب ہی نہیں احب ہو جائیں گے۔ ایک ہے حبیب اور ایک ہے

احب یعنی سب سے زیادہ پیارا ، مبالغہ کا صیغہ ہے کہ اللہ کا سب سے زیادہ پیار مل جائے۔

تمام محبوبوں میں، اللہ کے تمام پیاروں میں سب سے بڑا پیارا بننے کا نسخہ آج اختر پیش کرے گا۔ دیکھئے تینوں قسمیں توبہ کی اور چاروں قسمیں رونے کی یہ سب آپ کو اللہ کے پیار کے قابل بنادیں گی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ اور اَلتَّائِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ لیکن آج ایک ایسا نسخہ پیش کر رہا ہوں کہ پیاروں میں آپ سب سے بڑے پیارے ہو جائیں۔ جیسے باپ کہتا ہے کہ میرے دس لڑکے ہیں مگر یہ لڑکا مجھے بہت پیارا ہے، سب پیاروں میں یہ پیارا ہے۔ اپنی اپنی قسمت ہے۔ آج میں آپ کو قسمت سازی کا طریقہ بتا رہا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں قسمت ہے، جس کے ہاتھ میں قسمت سازی ہے اُسی نے طریقہ بتایا اور اس کا ترجمان بھی رحمۃ للعالمین ہے۔ ارحم الراحمین کی شانِ رحمت کو آپ یا تو قرآن پاک سے حاصل کر سکتے ہیں یا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول، اس عالمِ غیب کے سفیر اور ترجمان رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں یہ چیز ملے گی۔ لہذا آج میں سب پیاروں میں پیارا بننے کا نسخہ ترجمان ارحم الراحمین رحمۃ للعالمین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ نبوت کی حدیث مبارک سے بتاتا ہوں کہ آپ سب

پیاروں میں سب سے پیارے ہو جائیں گے اور وہ بھی ایک نہیں بلکہ ایک کروڑ پیارے بن سکتے ہیں۔ یہاں سب سے پیارا بننے کا یہ مطلب نہیں کہ سب پیاروں میں پیارا ایک ہی ہوگا۔ نہیں! وہ عمل جو میں بتا رہا ہوں جس نے بھی کر لیا تو سب پیاروں میں پیارا ہو جائے گا اور اس طرح بے شمار پیارے ہو جائیں گے بلکہ سو فی صد سبھی پیاروں میں پیارے ہو جائیں گے۔

اللہ کے پیاروں میں پیارا بننے کا نسخہ

تین طریقے توبہ کے بیان کرتا رہا ہوں اور اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ کے ذیل میں چار طریقے رونے کے بھی بیان کئے ہیں لیکن آج اپنی پچھتر سالہ زندگی میں پہلی دفعہ میں آپ کو تَوَّابِينَ میں محبوبیت کے ساتھ ساتھ ایک نعمت مستزاد اور ایک سٹرا پیش کر رہا ہوں کہ آپ اَحَبُّ الْمَحْبُوْبِيْنَ ہو جائیں، اللہ کے تمام محبوب بندوں میں احب ہو جائیں اور اس میں بھی ایک نہیں بے شمار ہو سکتے ہیں، سب کے سب احب ہو جائیں اتنا آسان نسخہ ہے اور اس کے بھی دو طریقہ بتاؤں گا ایک اختیاری ایک غیر اختیاری۔ وہ کیا ہے؟ حدیث قدسی ہے اور حدیث قدسی کی کیا تعریف ہے؟ هُوَ الْكَلَامُ الَّذِي يُبَيِّنُهُ النَّبِيُّ بِلَفْظِهِ وَيُنْسِبُهُ اِلَى رَبِّهِ وَه كَلَامِ نُبُوْت

جس کو زبانِ نبوت ادا کرے اور نبی یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسی حدیثوں کو حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے۔ تو حدیثِ قدسی میں ہے؛

﴿لَا نَيْنُ الْمُذْنِبِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسْبِحِينَ﴾

جو گنہگار اپنی استغفار اور توبہ میں اپنے رونے کی آہ و زاری کی آوازیں شامل کر دیتے ہیں وہ اس نعمتِ مستزاد کے مستحق ہیں۔ ایک آدمی چپکے چپکے توبہ کر رہا ہے، چپکے چپکے استغفار کر رہا ہے وہ مستغفر بھی ہے، تائب بھی ہے مگر اَيْنُ الْمُذْنِبِينَ کا شرف اسے حاصل نہیں ہے۔ اَيْنُ کے معنی آہ و زاری اور نالہ کے ہیں جس میں کچھ آواز بھی ہو یعنی تھوڑی سے بلند آواز کہ کم سے کم خود سُن لے یہ اَيْنُ ہے جس کا نام اردو میں سسکی ہے۔ جب تک آواز نہ نکلے عربی لغت میں وہ اَيْنُ نہیں، اَيْنُ میں ہلکی سی آواز ہونا ضروری ہے لیکن اتنی زور سے بھی نہ چیخے کہ سارا محلہ گھبرا جائے اس میں اعتدال رہے۔ تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ترجمانِ ارحم الراحمین کے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَا نَيْنُ الْمُذْنِبِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسْبِحِينَ کہ جو سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہے ہیں وہ سب میرے محبوب ہیں، مقبول ہیں مگر سب میں زیادہ احب وہ ہے جو گناہوں پر ندامت کے ساتھ آہ و زاری

کر رہا ہو اور سسکیاں لے رہا ہو اور رونے کی ہلکی آواز بلند ہو رہی ہو۔ اسی مضمون کو ایک اللہ والے شاعر نے یوں پیش کیا ہے۔

اے جلیل اشک گنہگار کے اک قطرے کو
ہے فضیلت تری تسبیح کے سو دانوں پر

اللہ سننے والا ہے تو گناہگاروں کا آہ و نالہ اور اللہ سے معافی مانگتے وقت تھوڑی سی آواز نکل جانا، ہلکی سی آہ نکل جانا یہ اللہ تعالیٰ کو احب ہے تو جن کی اَنِین احب ہے وہ احب نہ ہوں گے؟ گناہوں پر نادم ہو کر آہ کیجئے تو آپ بھی احب ہو جائیں گے۔ اَنِینُ الْمُذْنِبِینَ سے مُذْنِبِینَ أَحَبُّ الْمُحِبُّوْبِینَ ہو جائیں گے۔ دو دوست ہیں ایک سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہا ہے اور ایک اپنے گناہوں پر ندامت کے ساتھ کچھ آہ فغاں کر رہا ہے تو میرا ذوق یہ ہے کہ میں اسی کے پاس بیٹھوں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ کا احب ہے اور اس کے پاس جا کر میں بھی آہ و فغاں کروں گا، توبہ استغفار کروں گا کہ اے اللہ اس رونے والے کی برکت سے میری بھی بگڑی بنادے کہ یہ اس وقت آپ کا احب ہو رہا ہے۔

انین غیر اختیاری اور انین اختیاری

اب دو چیزیں ہیں۔ ایک اختیاری اور ایک غیر اختیاری۔ انین یعنی آہ و نالہ تو غیر اختیاری ہے کہ معافی مانگتے مانگتے خود بخود

رونا آجاتا ہے اور آہ و نالہ کی آواز پیدا ہو جاتی ہے جیسے ملتزم پر
 میں نے دیکھا ہے کہ شاید ہی کوئی معافی مانگنے والا ایسا ہو جس کی
 آواز خود بخود نہ نکل جاتی ہو۔ اللہ کی محبت اور اللہ کی رحمت کے
 سہارے پر حاجی بے اختیار رونے لگتا ہے خواہ کتنا ہی سنگدل ہو وہاں
 آنسو نکل آتے ہیں اور سسکیوں کی کچھ آوازیں بھی آتی ہیں لیکن یہ
 غیر اختیاری ہے۔ بعض وقت ہو سکتا ہے کہ معافی مانگتے وقت انین
 نہ نکلے یعنی رونا نہ آئے اور آواز گریہ نہ پیدا ہو تو اس وقت کیا
 کرنا چاہئے؟ تو جس طرح رونا اختیاری نہیں ہے مگر رونے کی
 شکل بنانے سے کام چل جائے گا ایسے ہی انین یعنی رونے کی
 آواز نکالو، نقل کرو نقل سے ہی کام بن جائے گا۔ دنیا میں بھی
 دیکھ لیجئے کہ ایک شخص کا بچہ معافی مانگتے ہوئے آہ و نالے کر رہا ہے
 اور سسکیاں بھی بھر رہا ہے تو نفسیاتی طور پر باپ بے چین
 ہو جاتا ہے، جلدی سے اسے گود میں اٹھا لیتا ہے کہ کہیں سسکیاں
 بھرتے بھرتے میرے بچہ کے سر میں درد نہ ہو جائے، کہیں اس کو
 ہارٹ اٹیک نہ ہو جائے وہ اس کی پیٹھ پر تھپکیاں دیتا ہے کہ میرا بچہ
 جلدی سے رونا بند کر دے۔ اسی طرح جو گنہگار ندامت سے
 گریہ و زاری کرے گا تو حق تعالیٰ کی رحمت کی تھپکیاں اس کے
 دل کو محسوس ہو جائیں گی۔

اب کہیں پہنچے نہ ان کو تجھ سے غم

اے مرے اشکِ ندامت اب تو تھم

تو انین کی یہ دو قسمیں پیش کر دیں (۱) انینِ غیر اختیاری

کہ خود بخود دل پر کیفیت طاری ہوگئی اور اللہ میاں سے معافی مانگتے

مانگتے چیخ نکل گئی اور آہ و فغاں کرنے لگا اور (۲) انینِ اختیاری

کہ بعض وقت آہ و نالہ کو دل نہیں چاہتا، آہ و نالہ کا اختیار نہیں ہوتا تو

آہ و نالہ کی نقالی تو اختیار میں ہے، آہ و نالہ کی نقل کرو جس طرح اگر

رونا نہ آئے تو ابنِ ماجہ شریف میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد منقول ہے فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا اگر رونا تمہارے اختیار

میں نہیں ہے تو ایک کام تمہارے اختیار میں ہے۔ وہ کیا ہے؟

رونے والوں کی شکل بنا لو۔ تم کو بکاء غیر اختیاری سے ہم بُکاءِ اختیاری

کی طرف راستہ بتا رہے ہیں۔ اسی طرح اگر انینِ غیر اختیاری تم

کو حاصل نہ ہو تو انینِ اختیاری حاصل کر لو یعنی آہ و نالے کی

نقل ہی کر لو، اللہ کو اپنی سسکیاں سنا دو۔ اللہ میاں جانتے ہیں کہ

یہ اس کی اصلی سسکی نہیں ہے، یہ جو آہ و فغاں کر رہا ہے اصل نہیں ہے،

یہ نقل کر رہا ہے مگر وہ کریم ایسا پیارا اللہ ہے کہ ہماری نقل کو بھی

محرومی سے ہم آہنگ نہیں کرتا اور ہمارے اوپر فضل کر دیتا ہے۔

اسی حدیث سے میں نے قیاس کیا ہے۔ میرا مستنبط اور مستدل اور مقتبس وہی ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے کہ اگر کسی کو رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالے لہذا اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اگر کسی وقت نصیب نہ ہو تو گنہگاروں کے آہ و نالے کی نقل کرلو۔ انڈیا میں میں نے دیکھا کہ ایک زمیندار اپنی رعایا کو بہت مارتا تھا۔ اکثر یہ ظالم ہوتے ہیں جب زیادہ زمینداری کا نشہ آجاتا ہے۔ تو وہ مظلوم تھانے گیا اور تھانے دار سے کہا کہ دُہائی سرکار کی فلاں نے ہم کو بہت مارا ہے اب ہم بچ نہیں سکتے، مرجائیں گے۔ تو اس نے جب کہا دُہائی سرکار کی تو اس سے ایک سبق مل گیا کہ کبھی اللہ تعالیٰ سے بھی کہو دُہائی بڑے سرکار کی کہ آپ سے بڑا کوئی سرکار نہیں ہے اور کس پر دُہائی دے رہا ہوں؟ زمینداروں پر نہیں نفس و شیطان پر دے رہا ہوں دُہائی سرکار کی کہ نفس و شیطان نے مجھ کو تباہ و برباد کر دیا۔ تو آج یہ نیا طریقہ میں نے بتایا ہے۔

توبہ کی قسمیں اور رونے کی قسمیں بارہا بیان کر چکا ہوں جس سے آپ کو محبوبیت تک پہنچنے کا راستہ بتایا گیا لیکن آج آپ کو احب کا درجہ فرسٹ ڈویژن اور اونچے مقام پر پہنچنے کا راستہ بتا رہا ہوں۔ اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اگر اختیار میں نہیں ہے تو کبھی قیامت کا نقشہ سامنے رکھو، دوزخ کو سامنے رکھو اللہ کی پکڑ اور سوالات کو

سامنے رکھو تو ان شاء اللہ آہ بھی نکل جائے گی۔ اگرچہ انہیں غیر اختیاری ہے مگر امورِ غیر اختیاریہ کے اسباب اختیار میں ہیں۔ مراقبہ کرو کہ قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ سوالات کر رہے ہیں کہ تم نے کیسی کیسی حرکتیں کیں۔ او بے غیرت تجھے شرم و حیا نہیں تھی۔ تو نے اپنے زمان و مکان کو نہیں دیکھا کہ ہم کہاں یہ حرکت کر رہے ہیں اور کس صورت میں ہیں اور کیا حرکت کر رہے ہیں، ہم کس جغرافیہ میں ہیں اور تاریخ کیا بنا رہے ہیں۔ تیرا جغرافیہ رشکِ بایزید بسطامی تھا لیکن اس جغرافیہ میں تو تاریخ کتنی سیاہ اور بھیانک بنا رہا تھا۔ تو دوزخ اور میدانِ محشر کے مراقبہ سے ان شاء اللہ آہ نکل جائے گی ورنہ آہ و فغاں کی نقل کرو، نقل سے بھی کام بن جائے گا۔ دنیاوی معاملہ میں بھی دیکھو نقل کام آتی ہے۔ میں نے بڑے بڑے نقالوں کو دیکھا ہے۔ ناظم آباد میں ایک بھیک مانگنے آیا اور جناب ایسا دھاڑیں مار کر رویا کہ سب کو رحم آگیا اور جب گیا تو سسکیاں مارتا ہوا جیسے رونے کے بعد بچے کافی دیر تک سسکی بھرتے رہتے ہیں، اچانک بریک مارنے پر قادر نہیں ہوتے۔ تو وہ ایسے ہی سسکیاں مارتا ہوا جارہا تھا مگر مجھے شک ہو گیا کہ یہ مصنوعی سیارہ ہے۔ میں نے ایک آدمی کو جلدی سے لگایا کہ اس کی جاسوسی کرو کہ یہ واقعی رو رہا تھا

یا ہم لوگوں کو بے وقوف بنارہا تھا اور فراڈیہ نمبر ون تھا۔ تو ایک آدمی لگ گیا، اس کو پتہ بھی نہیں چلا کہ میرے پیچھے کوئی ہے اور ایک خالی پلاٹ کی طرف مڑ گیا اور خوب زور سے ہنسا۔ اس کو اس پر ہنسی آرہی تھی کہ میں بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گیا حالانکہ ایک لمحہ پہلے سسکیاں مار رہا تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ رونا اور سسکیاں مارنا دونوں اختیار میں ہیں اور ان کی نقل کی جاسکتی ہے۔ دنیا میں نقل بنا کر پیسے اینٹھنا تو جائز نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اپنے معاملہ میں نقلِ بُکاء اور نقلِ اَنِین یعنی مصنوعی گریہ اور مصنوعی آہ و فغاں کو بھی قبول فرماتے ہیں۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وعظ کے بعد ایک صاحب نے دُعا کے لئے عرض کیا تو حضرت نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس مریضہ کے کینسر کو اچھا کر دے اور فرمایا کہ ایک بات بتا رہا ہوں جو آپ شاید آج پہلی دفعہ سنیں گے۔ آج کل جدھر دیکھو کینسر کی آوازیں آرہی ہیں کہ فلاں کو کینسر ہو گیا اور کینسر کا مریض آج تک اچھا نہیں ہوا لاکھوں میں کوئی ایک اچھا ہوا ہو، وہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ کسی وقت اس کا دوبارہ حملہ ہو سکتا ہے۔ میرے علم میں ایک واقعہ ہے باقی جتنے کینسر کے مریض تھے میں نے نہیں سنا کہ کوئی بچا ہو۔

کینسر کا سبب

لیکن اس کے اسباب میں سے ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کینسر کا مرض انفیکشن سے ہوتا ہے، خون میں تسمم یعنی زہریلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ سڑا ہوا گوشت کھانے سے زہریلا مادہ خون اور گوشت میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تو ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں وہ مردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے کہ ؛

﴿ اٰیْحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَیْتًا ﴾

قرآن پاک کا اعلان ہو رہا ہے کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ جو موجود نہیں تم اس کی غیبت کر رہے ہو، اسی لئے اس کو مردہ کہا گیا کہ جس طرح مردہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا ایسے ہی مجلس میں غیر موجود آدمی بھی اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ بھی مثل مردہ کے ہے۔ تو جو غیبت کا مریض ہے گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اعلان ہو رہا ہے تو اس مردہ گوشت سے انفیکشن اور تسمم یعنی زہریلا پن خون اور گوشت میں آ سکتا ہے جس سے کینسر پیدا ہو سکتا ہے لہذا آج سے عہد کر لو کہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کریں گے بلکہ شرط

لگالو کہ ہماری آپ کی دوستی کی شرط یہ ہے کہ آپ کبھی ہماری مجلس میں اللہ کے بندوں کی بھلائی تو پیش کر سکتے ہیں مگر کسی کی برائی نہیں کریں گے۔ اگر آپ کو واقعی درد ہے، آپ بڑے مخلص ہیں تو ایک خط لکھ دیں، جس کی میرے سامنے غیبت کرنا چاہتے ہو اس کو اصلاح کا خط لکھ دو کہ بھائی صاحب آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ کے اندر یہ برائی ہے اس کو چھوڑ دیں، توبہ کر لیں یا اور زیادہ محبت کا جوش ہے تو آپ تھوڑی سی تکلیف کر کے ان سے مل لیں اور جا کر ان سے کہہ دیں کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ ایسا کرتے ہیں اگر یہ خبر صحیح ہے تو آپ اس فعل بد سے توبہ کر لیں۔ دوسروں سے نقل کر کے چٹخارہ مارنا اور شکارپور کی چٹنی کا لطف لینا یہ کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔ کہئے کیسی بات سنائی۔ ساری دُنیا کے ڈاکٹر بھی اس مرض کا سبب غیبت نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ صرف جسمانی باتیں سمجھتے ہیں روحانی باتیں کہاں اُن کی سمجھ میں آتی ہیں۔

روحانی بیماریاں ایکسرے میں نہیں آ سکتیں

میرے شیخ حضرت ہردوئی دامت برکاتہم کے نائب اور خلیفہ جناب مولانا بشارت علی صاحب ہسپتال گئے۔ ہندو ڈاکٹر نے پوچھا

آپ کا کیا نام لکھوں اور آپ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ میرے ایک معالج روحانی پیر و مرشد ہیں میں وہاں ان کے مدرسہ میں نوکر ہوں۔ اس نے لکھ دیا مگر کہا یہ پیر و مرشد کیا ہوتا ہے؟ اور روحانی بیماری کیا ہوتی ہے؟ تو نائب صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے ہندو ڈاکٹر سے کہا کہ روحانی بیماری وہ ہوتی ہے جس کو آپ کا الٹرا ساؤنڈ اور آپ کا ایکسرے اور آپ کا آلہ اسٹیتھ اسکوپ اور جملہ جتنے سائنسی آلات ہیں اس بیماری کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ اس نے کہا یہ ہم نہیں مانتے ہمیں کوئی مثال بتاؤ۔ انہوں نے فرمایا تو مثال سن لو کہ ایک آدمی حسد کے مارے جلا جا رہا۔ اپنے بھائی کی ترقی کو دیکھ کر جل کے خاک ہو رہا ہے روزانہ خون جل رہا ہے لیکن الٹرا ساؤنڈ لگا کر دیکھ لو جو کہیں حسد مل جائے ایکسرے کر کے دیکھ لو کہ اس کے دل اور پھیپھڑے میں کہیں حسد ہے۔ یہ روحانی ڈاکٹر بتاتے ہیں۔

بے روزگاری کا علاج

ایک صاحب نے پرچہ دیا کہ بے روزگار ہوں دُعا فرمادیجئے۔ فرمایا کہ جتنے بے روزگار ہیں وہ تقویٰ اختیار کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے جو متقی ہوگا ہم اس کو ایسی جگہ سے روزی

دیں گے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوگا لہذا داڑھی رکھو اور ٹخنہ کے اوپر پائجامہ رکھو پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور کسی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگو، اللہ کا بھی حق ادا کرو بندوں کا بھی حق ادا کرو، متقی بن جاؤ۔ روزی نہ پاؤ تو پھر کہنا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاتا ہوں ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ جو تقویٰ سے رہے گا اللہ اس کو مصیبت سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا اس لئے صوفیوں سے مولویوں سے اور طالب علموں سے کہتا ہوں کہ روزی کی فکر نہ کرو تقویٰ کی فکر کرو کہ تمہارے تقویٰ پر لقوہ نہ گرے یہ فتویٰ سن لو۔ جو لوگ مقروض ہیں اور دین دار بھی ہیں یا مُغْنٰی پڑھیں (۱۱۱) دفعہ لیکن اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں تو بھی یا مُغْنٰی پڑھو اللہ کا نام بہت بڑا نام ہے ان شاء اللہ گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی ہو جائے گی اور قرض بھی ادا ہو جائے گا غریبی بھی دور ہو جائے گی لیکن تقویٰ سے جلد کام بن جائے گا تا کہ رحمت کے ٹرک کو سائیڈ مل جائے گناہ کے غضب کا ٹرک بیچ میں حائل نہ ہو اور دُعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکت والا رزق عطا فرمائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ

خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ؕ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دہلی برکات

